السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا زکوۃ کی رقم کسی ایسے ادارہ یا لائبریری میں دی جا سکتی ہے جہاں سے خود بھی استفادہ کرتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کے مصارف (جن پر زکوۃ خرچ کی جائے) قرآن کریم نے خود بھی بیان کردیئے ہیں۔ لائبریری ان میں داخل نہیں لہذا زکوۃ کی رقم لائبریری پر خرچ نہیں کی جا سکتی۔ اگرچہ قرآن کریم نے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں ان میں سے ایک فی سبیل اللہ بھی ہے اور اگر اسے عام رکھا جائے تو دینی لائبریری بھی اس کے اندر داخل ہو سکتی ہے، صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ سبیل اللہ کا لفظ عام نہیں، اس لیے اگر اسے عام رکھا جائے گا تو باقی سات مصارف ذکر کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔

مثلاً فقراء، مساکین، عاملین علیہا، مؤلفۃ قلوبہم، رقاب، ابن سبیل، غارمین یہ سب فی سبیل اللہ کے لفظ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (غور کریں)

پھر الگ الگ ذکر کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ صرف فی سبیل اللہ کا ذکر ہوتا باقی سب اس میں از خود داخل ہو جاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی سبیل اللہ سے مراد عام نہیں بلکہ خاص فی سبیل اللہ مراد ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ ''فی سبیل اللہ سے مراد کیا ہے ؟

قرآن حکیم کی اصطلاح میں جیسا کہ مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محققین نے لکھا ہے '' وہ سارے کام جو براہ راست دین وملت کی حفاظت اور تقویت کے لیے ہوں وہ فی سبیل اللہ کے کام ہیں اور چونکہ حفظ وصیانت میں امت کا سب سے ضروری کام دفاع ہے، اس لیے اس کا اطلاق زیادہ تر اس پر کیا جاتا ہے پھر اگر دفاع درپیش ہو اور امام وقت اس کی ضرورت محسوس کرے تو زکوۃ کی مد سے مدد حاصل کی جائے تو اس میں خرچ کی جائے گی ورنہ دین وامت کے عام مصالح میں مثلاً قرآن اور دینی علوم کی ترویج اور اشاعت میں مدارس کے اجراء قیام میں دعاۃ اور مبلغین کے قیام وترسیل، ہدایت وارشاد امت کے تمام مفید وسائل میں اسے صرف کیا جائے گا اگرچہ کچھ فقہاء اور مفسرین کی جماعت فی سبیل اللہ کی مد کو اتنا عام رکھا ہے کہ اس میں مساجد کی تعمیر کنوؤں کی کھدائی وغیرہ کو اس میں داخل کیا ہے لیکن ہم عرض کر آئے ہیں کہ اسے اتنا عام رکھنا صحیح معلوم نہیں ہوتا ہم اگر کوئی اسے عام رکھنے پر مصر ہے تو ٹھیک ہے کیونکہ اہل علم کی ایک جماعت اس کی طرف گئی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ضمیمہ

مختلف مفسرین اور دیگر محققین کے اقوال وعبارات دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ ''فی سبیل اللہ'' سے مراد جہاد اور صرف قتال فی سبیل اللہ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس سے مراد اللہ تعالی کے دین کی اشاعت کے لیے یا دین کی مدافعت یا اللہ تعالی کے کلمہ کی بلندی کے لیے کیے گئے وہ سارے کام جہاد شمار ہوں گے۔

لہذا ایسے تمام کاموں کو فی سبیل اللہ کا لفظ شامل ہو گا اس کے متعلق تتبع واستقراء کے بعد یہ سب شقیں داخل سمجھ میں آتی ہیں۔ اللہ کی راہ میں لڑنا اور اس راہ میں لڑائی کے لیے جن اسباب واسلحہ یا سامان نقل وحرکت کی ضرورت ہو ان پر خرچ کرنا، دین کی اشاعت کے لیے مبلغین بھیجنا اور ان پر خرچ کرنا ان کے لیے سفر وغیرہ کی سہولیات مہیا کرنا دین کی اشاعت کے لیے رسائل وکتب کی اشاعت، مدارس وغیرہا کیونکہ ان اداروں میں بھی اللہ کے دین مدافعت اور اس کی تبلیغ کے لیے مجاہد تیار کیے جاتے ہیں۔

بہر حال مذکورہ صورتیں اس لفظ میں شامل ہیں چونکہ لائبریری ان صورتوں میں سے کسی میں بھی داخل نہیں ہوتی، لہذا یہ فی سبیل اللہ میں داخل نہیں۔ گو کچھ علماء نے اس لفظ کو نہایت عام رکھا ہے مگر یہ اس لیے صحیح نہیں کہ اگر اللہ تعالی کی یہ منشاء ہوتی تو پھر زکوۃ کے لیے یہ آٹھ مصارف مقرر ہی نہ فرماتا بلکہ صرف فی سبیل اللہ کا لفظ ہی اس کے لیے کافی ووافی تھا یہ تمام وجوہ خیر کو شامل اور محیط ہو جاتا مگر نہیں اللہ تعالی نے آٹھ مصارف مقرر فرمائے، لہذا ضرور فی سبیل اللہ سے کوئی خاص مد مراد ہو گا اور وہ محققین کے کہنے کے مطابق وہ ہے جو بیان کیا گیا ہے۔ مزید کامل علم اللہ تعالی کو ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ